بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِذَا الْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۱۵ فتح ۱۳۴۲ھش، ۲۷ رجب ۱۳۸۳ھ، ۱۵ دسمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۹۳

احبابِ جماعت کی خدمت میں

جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے دردمندانہ اپیل

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ —

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ اقتباسات جن میں حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان فرمائے ہیں پچھلے دنوں الفضل میں چھپتے رہے ہیں۔ جن احباب نے حضور کے وہ کلمات طیبات پڑھے ہیں ضرور ہے کہ ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا ہوگا کہ وہ جلسہ میں شرکت کرکے اپنے لئے اور اپنے اعزہ و اقرباء کے لئے ان برکتوں کے سامان کریں جو اس جلسہ سے وابستہ ہیں اور ان دعاؤں کو حاصل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شریک ہونے والے مخلصین کے لئے کی ہیں

ہر احمدی جو جلسہ سالانہ میں شریک ہوتا ہے اس بات کا گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں خدا تعالےٰ کے حضور مقبول ہوئیں اور ہمارے اس جلسہ کو ایسی غیر معمولی برکت بخشی گئی ہے اور ان ایام میں اس قسم کا ترشح روحانی آسمان سے ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں دلوں کے اندر ایک پاک تبدیلی اور گناہ سے نفرت پیدا ہوکر سکینت اور اطمینان قلب حاصل ہوجاتا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت اس طرح دل میں جاگزین ہوجاتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں دنیا کی محبت سرد ہوکر خدا کے قرب کے حصول کی تڑپ پیدا ہوجاتی ہے۔ ہر شخص جو اس جلسہ میں شریک ہوتا ہے اپنے اپنے ظرف اور اپنی اپنی نیت کے مطابق ان برکات کو ضرور حاصل کرتا ہے اور اپنے نور قلب سے فرشتوں کا نزول جو اس بابرکت اجتماع میں ہوتا ہے محسوس کرتا ہے اور کوئی بہت ہی بدبخت اور شقی انسان ہوتا ہوگا جو یہاں سے خالی ہاتھ لوٹے اور دولتِ ایمان سے اپنی جھولیاں نہ بھر لے۔

ایمان و یقین کو تازہ کرنے اور بڑھانے کے اس نادر موقعہ سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالےٰ کے احسانوں کی انتہائی بے قدری ہے۔ اس لئے اب جبکہ ہمارا جلسہ قریب آرہا ہے۔ میں سب احباب جماعت سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ دنیا کا حرج کرکے بھی جوق در جوق جلسہ میں شریک ہوں۔ تا ایک طرف ان کے ایمان تازہ ہوں اور وہ ان برکات کو حاصل کریں جو اس جلسہ سے مخصوص ہیں اور دوسری طرف احمدیت سے عناد رکھنے والے ہزاروں ہزار پروانوں کی فدائیت کو دیکھ کر اس بات سے مایوس ہوجائیں کہ وہ احمدیت کو مٹا سکتے ہیں۔ ان کے دلوں پر حق کا رعب بیٹھ جائے۔

جماعت کی نئی پود کو خاص طور پر جلسہ میں شمولیت کی کوشش کرنی چاہیئے اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زمانی بُعد کی وجہ سے اور ان پاک نفوس سے فیض یاب ہونے کا کم موقعہ پانے کے لحاظ سے جو بلاواسطہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن تربیت میں پلے تھے نیز دنیاداری کے اس عام رجحان کی وجہ سے جو دنیا میں ہر طرف نظر آتا ہے۔ انکو اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی باتیں سننے کا کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں تاکہ مادہ پرستی کا بے پناہ سیلاب جو ہر طرف موجزن ہے کہیں ان کے قدموں میں بھی لغزش نہ پیدا کردے۔

اس لئے میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اس بات کی منظم کوشش کریں کہ اس دفعہ پہلے سے بہت بڑھ کر لوگ جلسہ میں شامل ہوں اور ہر فرد کو ذاتی طور پر مل کر انہیں جلسہ کی برکات اور جماعتی ہمدردی کے تقاضے واضح کرکے انہیں جلسہ میں شمولیت پر آمادہ کریں۔

ان فوائد و برکات کے علاوہ بھی جماعتی حالات اور وقت کا تقاضہ ہے کہ اس سال احباب جماعت پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں اور پہلے سے زیادہ صدق نیت کے ساتھ اور پہلے سے بڑھ کر فدائیت کا جذبہ لے کر جلسہ میں شریک ہوں تا معاندین کو شماتت کا موقعہ نہ ملے اور تا احباب اپنے عمل سے ثابت کردیں کہ ان کا مرکز سلسلہ میں آنا اور جلسہ میں شمولیت کرنا کسی انسان کی خاطر نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی توحید کے لئے غیرت اور اس کی قضا پر راضی ہونے کے عملی اظہار کا یہ بہت عمدہ موقعہ ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات دیر کے بعد نیند آئی۔ اس وقت بھی طبیعت بے چین ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

شیخ الازہر الاستاذ شیخ محمود شلتوت وفات پاگئے۔

قاہرہ ۱۴ دسمبر۔ جامعۃ الازہر کے ریکٹر الاستاذ شیخ محمود شلتوت ۱۲ اور ۱۳ دسمبر کی درمیانی رات ۷۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

شیخ محمود شلتوت کا شمار عالم اسلام کے بہت بڑے عالموں میں ہوتا تھا۔ علی الخصوص اسلامی فقہ اور مسلم لاء پر آپ کو بڑا عبور حاصل تھا۔ آپ کے دور میں جامعہ ازہر میں کئی تبدیلیاں ہوئیں اور دینی تعلیم کے ساتھ دوسرے مضمونوں اور یورپی زبانوں کے پڑھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔

آپ اپنے خیالات اور نظریات کے اظہار میں بہت نڈر واقع ہوئے تھے۔ اور بلا خوف لومۃ لائم اپنے معتقدات کو ظاہر فرماتے تھے۔ آپ نے بڑی دلیری سے فتوےٰ دیا کہ مسیح علیہ السلام اسی طرح فوت ہوچکے ہیں جس طرح خدا تعالےٰ کے دوسرے تمام مامور و مرسل اور نبی فوت ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ "میرا یہ دلی ایمان اور عقیدہ ہے اور میں اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتا کہ اس سے احمدیوں کو یا کسی اور کو ان کے معتقدات میں امداد ملتی ہے"۔

اس سال کے اوائل میں جب مشرقی افریقہ میں اسلامک مشن کے ڈائریکٹر جناب شیخ علوی نے جب الاستاذ شیخ محمود شلتوت سے ملاقات کی اور اس ملاقات کے دوران ان سے دریافت کیا کہ آپ کا احمدیوں کے بارہ میں کیا خیال ہے۔ تو آپ نے بڑے زور و (باقی دیکھیں صفحہ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ دسمبر ۶۳ء

از سرِ نو عہد کریں

ہر احمدی اس لئے احمدی ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پکار پر تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ اس نے بیعت کے لمحہ میں یہ عہد کیا ہے کہ

مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا

یہ ہر احمدی کا عہد ہے۔ اور یہ ایک مومن کا عہد ہے۔ ہو نہیں سکتا کہ دنیا پھر جائے اور ایک مؤمن کا عہد قائم نہ رہے ایک احمدی ایک مؤمن کا عہد قطب کی لاٹھ ہے نہیں۔ کوہ ہمالہ ہے۔ نہیں وہ قطب تارا ہے جو لاکھوں کروڑوں سالوں سے ایک سمت ایک بلندی پر اور ایک ہی زاویہ پر چمک رہا ہے۔ دنیا میں کروڑوں طوفان آئے۔ کروڑوں گردشیں آئیں۔ کروڑوں انقلاب رونما ہوئے مگر قطب تارا اسی جگہ پر قائم ہے۔ دوسرے ستارے اور سیارے میدان فلک میں گرداں رہے۔ جب سے دنیا بنی ہے خدا جانے اب تک کتنے چکر کھا چکے ہیں مگر قطب تارا اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔

یہ ہے ایک احمدی ایک مومن کا عہد۔ دنیا میں ہزاروں لاکھوں کروڑوں انقلاب آجائیں مگر ایک مؤمن نے جو عہد باندھا ہے وہ جنبش نہیں کھا سکتا۔

الغرض ہر احمدی نے بیعت کے وقت یہ عہد کیا کہ

"مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

کیا آپ کو یہ عہد بھول گیا ہے؟ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایک احمدی اپنا کیا ہوا عہد کس طرح بھول سکتا ہے؟ اگر آپ نہیں بھولے تو پھر یاد کیجئے آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ بھی عہد کیا ہوا ہے کہ

مَیں سادہ زندگی گزاروں گا

آپ نے ضرور یہ عہد کیا ہوا ہے۔ ضرور کیا ہوا ہے ورنہ آپ احمدی کس طرح کہلا سکتے ہیں۔ جب آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ

مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا

تو گویا آپ نے اسی عہد میں یہ عہد بھی کیا ہے کہ

مَیں سادہ زندگی گزاروں گا

کیونکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا مطلب یہی ہے کہ آپ اپنا معیارِ زندگی سادہ بنائیں گے۔ آپ کھانا کھائیں گے تو اس خیال سے کہ آپ کے کھانے سے دین کو مدد ملے آپ پانی پئیں گے تو اس خیال سے کہ آپ کے پانی پینے سے دین کو مدد آپ کپڑے پہنیں گے تو اس خیال سے کہ آپ کے لباس سے دین کو مدد ملے۔ کیونکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے یہی معنی ہیں کہ آپ کے تمام اعمال جو آپ کی دنیوی زندگی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں اس حد سے نہ بڑھیں جس سے آپ اپنی زندگی قائم رکھ سکیں اور دین کے لئے قوت حاصل کریں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ آپ اپنی ذات پر کم سے کم خرچ کریں۔ صرف اتنا خرچ کریں کہ اس سے آپ با وقار اور غیرت مندانہ زندگی گذار سکیں۔

سادہ زندگی سے یہ مطلب نہیں کہ آپ خواہ مخواہ مضحکہ خیز لباس پہنیں یا تارک الدنیا لوگوں کی طرح کھائیں پئیں۔ زیادہ سے زیادہ کمائی نہ کریں اور جھوٹی قناعت کو ہی اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیں۔ یہ سادہ زندگی کا منہ چڑانا ہے۔ سادہ زندگی اسلام کی زندگی یہ ہے کہ ہم اپنی ذات پر کچھ خرچ کرنے سے پیشتر یہ سوچیں کہ کیا اس خرچ کے بغیر میں اپنے طبقہ میں معزز اور باوقار میل جول کر سکتا ہوں۔ کیا مَیں اسلامی شعار کے مطابق مہمان نوازی کر سکتا ہوں۔ کیا مَیں اسلامی نقطۂ نظر سے اللہ تعالےٰ کا ایک شکر گزار بندہ نظر آسکتا ہوں۔ کیا مَیں جو فلاں چیز یا سامان خرید رہا ہوں میری حیثیت سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ کیا مَیں اپنی حیثیت کو قائم رکھتے ہوئے یہ روپیہ فی سبیل اللہ خرچ کر سکتا ہوں؟

سادہ زندگی یہ نہیں ہے کہ خواہ مخواہ مر رہو بلکہ سادہ زندگی یہ ضرور ہے کہ فضول خرچیوں سے اپنا ہاتھ روک لو۔ سادہ زود ہضم غذا استعمال کرو۔ سادہ بچتے ہوئے لباس زیب تن کرو۔ الغرض جہاں تک ہو سکے روپیہ بچا کر کارِ خیر کے لئے دو۔ زیادہ سے زیادہ کماؤ اور زیادہ سے زیادہ دین کے لئے خرچ کرو۔ لیکن مبذرین میں سے نہ بنو۔ مثلاً سینما دیکھنا کہاں کی ضرورت ہے۔ خاص کر آجکل جو کچھ سینما میں دکھایا جاتا ہے اسلام میں اس کو دیکھنا سخت گناہ میں داخل ہے اس سے بچنا ہر بچہ جوان اور مرد عورت احمدی کا فرض ہے۔

سادہ خوراک کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ دن رات بس دال روٹی کھاؤ اور گوشت کبھی نہ کھاؤ۔ البتہ اس کا یہ مطلب ضرور ہے کہ ایک وقت میں صرف ایک سالن استعمال کرو یہ نہیں کہ کباب الگ ہوں۔ سبزی گوشت الگ ہو اور مرغے بھی روسٹ کئے ہوئے دسترخوان پر ضرور رہوں اور گھی کا بے تحاشا استعمال ہو یہ سب فضول خرچی ہے خواہ آپ کتنے بھی دولتمند ہیں آپکو سوچنا چاہیئے کہ اس طرح آپ قوم کا روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ اور آپکو بھی صحت کے لحاظ سے کوئی فائدہ نہیں۔

لباس خدا کی پناہ آجکل جو طوفان بدتمیزی کپڑوں کے بارے میں برپا ہے وہ سخت شرمناک ہے خاص کر عورتوں کا لباس سخت فضول خرچی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جب تک ہماری عورتیں لباس کے بارے میں کسی حد کے اندر نہ آئینگی۔ لباس میں سادہ زندگی کو قائم نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح غذا میں مرد فضول خرچ واقعہ ہوئے ہیں اسی طرح مستورات لباس میں سخت فضول خرچ ہوتی ہیں مردوں اور عورتوں دونوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے فرائض کو سمجھیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کو زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ احمدی فطرۃً ایسی باتوں سے بچنے کے عادی ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکے ہوئے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ انہیں فضول پیسہ خرچنے کی توفیق ہی نہیں۔ انکے پیسہ پیسہ پر اللہ تعالیٰ کی مہر ثبت ہے فضول خرچی سے ان کا دل تھراتا ہے جو لوگ بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندے دینے کے عادی ہیں وہ فضول خرچ ہو ہی کس طرح سکتے ہیں؟

جلسہ سالانہ آرہا ہے۔ ہر ایک کا بہت سا خرچ اٹھے گا تاہم خدا کے لئے جلسہ کو نام و نمود کا موقعہ نہ بنانا۔ محض نمائش کے لئے ریشم اور نیلائن کے کپڑے نہ سلوانا۔ یہ اپنے عہد کی خلاف ورزی ہے۔ یہ بد عہدی ہے اگر آپ سادہ زندگی کا عہد بھول گئے ہیں تو آؤ آج از سرِ نو پھر عہد کرو کہ مَیں (۱) ایک سالن استعمال کروں گا۔ (۲) سینما کبھی نہیں دیکھوں گا (۳) لباس سادہ پہنوں گا (۴) نمائش وغیرہ کے لئے قیمتی سامان نہیں بنواؤں گا۔

اس طرح پھر ایک مومن کا عہد دہراؤ اور اس پر قائم رہو۔

مجلس تحریک قرآن (حیدرآباد دکن) کا

رسالہ ترجمان القرآن اور مودودی صاحب

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

(۲)

نیز لکھا:۔
"قرآنی انقلاب دماغی اور ذہنی اور روحانی انقلاب ہے وہ بے اعتباری، بے اطمینانی خونریزی ظاہر و باطن طور پر ایک دوسرے کے حقوق کی پامالی کی بیخ کنی کرتا ہے۔ اس لئے وہی عالمگیر بھی ہو سکتا ہے۔ اور پائدار قابل قبول بھی۔" (ایضاً صہ۳)

اس مجلس کے ارکان چونکہ قرآنی انقلاب کے نفاذ کے لئے چونکہ سیاسی جد و جہد کی بجائے خالص ذہنی اور روحانی اور دماغی قوتوں کو بروئے کار لانے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے ترجمان القرآن" (رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ مطابق دسمبر ۱۹۳۲ء) میں اعلان کیا کہ "شب قدر میں فضائل قرآن پر وعظ ہوں اور دعا مانگی جائے کہ مسلمانوں میں ایسے افراد پیدا ہو جائیں جو قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام اور لازمی کرنے کے لئے وقف ہوں اور عام طور پر مسلمان قوانین قرآن کے نفاذ اور حکومت الٰہی کے قیام کے خواستگار ہوں۔ (صہ)

یہ تھا مجلس تحریک قرآن مجید کے قیام اور "ترجمان القرآن" کے اجرا کا پس منظر "جماعت اسلامی پاکستان" کے موجودہ امیر جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی جولائی ۱۹۳۱ء میں دہلی سے حیدرآباد آئے تو ان کا رابطہ بھی اس مجلس سے قائم ہو گیا۔ ان دنوں آپ دکن کی تاریخ اور نظام الملک آصف جاہ اول کی سیرت لکھ رہے تھے اور جامعہ عثمانیہ کے لئے بعض کتابوں کا ترجمہ بھی آپ کے مد نظر تھا (خود نوشت سوانح جناب ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مرقومہ ۱۹۳۲ء بحوالہ "کتاب مولانا مودودی اپنی اور دوسروں کی نظر میں" صہ۴۹) جناب مودودی صاحب چونکہ قبل ازیں اخبار تاج (جبل پور) "مسلم" اور "الجمعیۃ" (دہلی) کی کامیاب ادارت کر چکے تھے اور کئی کتابیں (مثلاً "دولت آصفیہ حکومت برطانیہ" "تاریخ آل سلجوق" وغیرہ) لکھ چکے تھے اور آپ کی تحریر و انشاء کا عام چرچا تھا۔ اس لئے ترجمان القرآن" کی ایڈیٹری کے لئے مجلس کی نظر انتخاب آپ پر پڑی اور انہوں نے مجلس کی تحریک قرآن مجید چلانے کے لئے محرم ۱۳۵۲ھ مطابق اپریل ۱۹۳۳ء سے یہ رسالہ سنبھال لیا چنانچہ اس کے پہلے ایڈیٹر جناب ابو محمد مصلح نے ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ (مطابق مارچ ۱۹۳۳ء) کے پرچہ میں یہ اطلاع دی کہ ترجمان القرآن کی نصف اول ششماہی ختم ہوئی۔ اگر خدا کو منظور ہے تو آئندہ ماہ اس کا انتظام مولانا ابوالاعلیٰ مودودی سابق ایڈیٹر الجمعیۃ کو سپرد کیا جائے گا سائز بھی بدلا جائے گا۔" (صہ۶۴)

اس اطلاع کے مطابق اگلے ماہ ترجمان القرآن کا رسالہ جناب ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی ادارت میں نکلنا شروع ہوا گو ابتداءً اس کے طابع و ناشر بدستور مولوی محمد مصلح ہی رہے۔

اوپر کی تفصیل سے واضح طور پر یہ انکشافات ہوتے ہیں کہ

اوّل۔ رسالہ ترجمان القرآن کے بانی جناب مودودی صاحب نہیں ہیں بلکہ مجلس تحریک قرآن مجید کا اہم ادارہ جو قرآنی علوم کی اشاعت کے لئے پہلے سے قائم شدہ تھا۔ اس کا ہوکس بھی تھا اور سرپرست بھی!

دوم "مجلس تحریک قرآن مجید" کے معتمد (جسے جماعت اسلامی کی اصطلاح میں قیم کہنا چاہیئے) جماعت احمدیہ کی تنظیم و مرکزیت کے مداح تھے اور دل سے آرزو مند تھے کہ وہ مسلمانوں کی اس مثالی جماعت کے اسلامی نظام عمل پر چلتا دیکھیں۔

سوم۔ یہ مجلس خالصۃً ایک دینی اخلاقی اور روحانی تحریک کو لیکر اٹھی تھی اور اس کے پیش نظر سیاسی کانٹوں سے اپنے دامن کو بچا کر صرف اور صرف قرآنی تعلیمات کی اشاعت و ترویج کا پروگرام تھا (جو جماعت احمدیہ کے نصب العین کے مطابق ہے)

معلوم ہوتا ہے کہ اراکین کی مالی اور اخلاقی امداد تو جاری رہی اور ریاست حیدرآباد کی سرکاری اعانت سے بھی یہ رسالہ برابر نوازا جاتا رہا۔ مگر اس رسالہ کی پالیسی اور مقاصد پر رفتہ رفتہ مجلس کا کوئی عمل دخل نہ رہا۔ اور رسالہ پر اس کی بالادستی ختم ہو گئی۔ اور یہ رسالہ قرآن مجید کی بجائے خود مودودی صاحب کے ذاتی نظریات کا ترجمان اور علمبردار بن گیا۔ حتی کہ جناب مودودی صاحب جب حیدرآباد سے سابق پنجاب میں منتقل ہو گئے۔ تو مولانا آزاد کی طبیعت نے ایسا پلٹا کھایا کہ وہ تحریک جو مجلس کے درد مند دل رکھنے والوں نے ہزاروں ارمانوں کے ساتھ چل کر روحانی بنیادوں پر قائم کی تھی۔ بالآخر اشتراکیت اور فاشزم اور دوسری لادینی سیاسی نظاموں کی راہ پر جا پہونچی۔ چنانچہ جناب مودودی صاحب کے قلم سے یہاں تک نکلا کہ:

"اس (اسلامی ناقل) نوعیت کا سٹیٹ ظاہر ہے کہ اپنے عمل کے دائرہ کو محدود نہیں کر سکتا۔ یہ ہمہ گیر اور کلی اسٹیٹ ہے۔ اس کا دائرہ عمل پوری انسانی زندگی کو محیط ہے۔ یہ تمدن کے ہر شعبہ کو مخصوص اخلاقی نظریہ اور اصلاحی پروگرام کے مطابق ڈھالنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی شخص اپنے کسی معاملہ کو پرائیویٹ اور شخصی personal نہیں کہہ سکتا اس لحاظ سے یہ اسٹیٹ فاشتی اور اشتراکی کونسل سے ایک گونہ مماثلت رکھتا ہے۔" (اسلام کا نظریہ سیاسی از مودودی صاحب بحوالہ طلوع اسلام دسمبر ۱۹۶۲ء)

مجلس کے ارکان تو قرآنی انقلاب کے ذریعہ سے دنیا کے پردہ پر اسلام قائم کرنا چاہتے تھے۔ جسے خود پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیش فرمایا اور جس کا ماڈل حضور کی قوت قدسیہ سے خلفائے راشدین کے عہد میں ملتا ہے۔ مگر مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی کی طرف سے خارجیت اور انارکزم کی حمایت میں یہ خوفناک نظریہ شائع ہوا کہ:۔

"اسلامی جماعت کا سیاسی نظام صرف ظاہر میں اسلام سے ہی بحث کرتا ہے۔ اور اسی سے بحث کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے اندر جیسا کہ آپ نے دیکھا خارجیت اور انارکزم تک کے لئے گنجائش نکل آتی ہے"۔ (شہریت کے حقوق مکتبہ جماعت اسلامی)

اس "خارجیت اور انارکزم" کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے جناب مودودی صاحب نے "قادیانی مسئلہ" لکھا اور ملک میں فتنہ و فساد کو اور زیادہ ہوا دی۔ ہاں اس وقت اگر کوئی "کلمہ خیر" ان کے شرربار قلم سے برآمد ہوا۔ تو وہ صرف یہ تھا کہ تعلیم یافتہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد ابھی تک اس کی صحت و معقولیت کی قائل نہیں ہو سکی ہے۔ اور پنجاب و بہاولپور کے ماسوا دوسرے علاقوں خصوصاً بنگال میں ابھی عوام الناس بھی پوری طرح اس کا وزن محسوس نہیں کر رہے ہیں۔" (قادیانی مسئلہ صہ۲)

مطلب یہ کہ اس ہنگامہ آرائی کے لئے بنگال کو عوامی ذہن پوری طرح مسموم کردو۔

فوری ضرورت

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ——

ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ لیڈی ڈاکٹر کا منظور شدہ گریڈ ۸۵۰-۲۵/۶۷۵-۲۵/۵۰۰-۲۰-۳۰۰ ہے۔ ۱۵۰ روپے پریکٹس الاؤنس اور مکان فری یا مکان کا کرایہ ۲۵ روپے ملے گا۔ یہ گریڈ گورنمنٹ میڈیکل سروس کلاس II کے مطابق بلکہ کچھ زیادہ ہے۔ لہذا ہماری احمدی لیڈی ڈاکٹروں کو فوری اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ خاکسار نے اس کا اعلان پہلے بھی کئی بار کیا ہے۔ مگر احمدی لیڈی ڈاکٹر خاندانیا کو دین پر ترجیح دیتی ہیں اور ان میں اخلاص نہیں ہے۔ خاکسار یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ لیڈی ڈاکٹر کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے کئی بار دریافت فرمایا ہے۔ کہ لیڈی ڈاکٹر کیوں نہیں آتی بلکہ حضور نے تو ایک دفعہ یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر احمدی نہیں آتی تو بے شک عیسائی رکھ لو۔ یہ اظہار حضور کی طرف سے یقیناً ناراضگی اور رنج کا اظہار ہے۔ اور ہماری احمدی لیڈی ڈاکٹروں کو اور ان کے والدین اور اقرباء کو اپنے ایمانوں کی فکر کرنی چاہیئے۔ اگر عیسائی مشنری لیڈی ڈاکٹر قربانی کر کے اس سے بہت قلیل تنخواہوں پر مشن ہسپتالوں میں کام کر رہی ہیں تو ہماری احمدی لیڈی ڈاکٹروں کو تو بہت زیادہ ایمان اور اخلاص کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ مگر معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے:

پھر کامیابی کے امکانات قوی ہو جائیں گے فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

یہ ہے "روداد جماعت اسلامی" کا ایک خفیہ ورق جسے جماعت اسلامی کی طرف سے آج تک عوام کی نظروں سے دیدہ دانستہ اوجھل رکھا گیا ہے۔ جماعت اسلامی کے "مصالح" ارکان جو کتمان حق کی "اعلیٰ صلاحیتوں" سے پوری طرح بہرہ ور ہیں اصل حقائق بدل کر یہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ترجمان القرآن کا اجراء جناب مودودی صاحب کے ہاتھوں ہوا۔ (ملاحظہ ہو "مکاتیب زنداں" ص۸ شائع کردہ مکتبہ چراغ راہ کراچی ایضاً "ترجمان القرآن" فروری ۱۹۵۲ء ص۶۳) حد یہ ہے کہ ان حضرات کے قلم کا جادو ملک کے بعض مقتدر نقادوں پر بھی چل گیا ہے اور وہ بھی بے محابا غیر شعوری طور پر یہی لکھے جا رہے ہیں کہ "ترجمان القرآن" کے جاری کرنے کا سہرا مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کے سر ہے (ملاحظہ ہو "مولانا مودودی کی تحریک اسلامی" ص۲۰ شائع کردہ سندھ ساگر اکادمی لاہور) خود جناب سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کی پوزیشن اس بارے میں یہ ہے کہ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے یہ خلاف حقیقت اور خلاف واقعہ بات برسوں سے دہرائی جا رہی ہے مگر اپنی "تحریک اسلامی" کا بھرم کھل جانے کی وجہ سے اُن پر خاموشی کا عالم طاری ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ جب وہ اپنی سوانح لکھتے ہیں تو ان کا قلم "ترجمان القرآن" سے وابستگی کے اصل واقعہ پر آکر لرز جاتا ہے۔ اور وہ چپکے سے آگے چلے جاتے ہیں۔

سپیشل گاڑیوں کے متعلق ضروری اعلان

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انشاء اللہ العزیز راولپنڈی۔ جھنگ۔ لاہور۔ نارووال اور سیالکوٹ سے سپیشل گاڑیاں ربوہ آئیں گی۔ مفصل پروگرام انشاء اللہ جلد ہی شائع کر دیا جائے گا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سپیشل گاڑیوں کے ذریعہ ہی سفر کریں کیونکہ گاڑیوں کا سفر آرام دہ اور تسلی بخش ہوتا ہے۔ اسی طرح سے اگر احباب ان سے کما حقہٗ فائدہ نہ اٹھائیں گے تو آئندہ سال ان کے حصول میں دقت ہو گی۔ امید ہے کہ احباب جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے پورا تعاون فرمائیں گے۔

ناظم استقبال جلسہ سالانہ۔ ربوہ

ہماری والدہ کی وفات پر احباب جماعت کا شکریہ

(محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

ہماری والدہ مرحومہ عزیزہ بیگم صاحبہ جو ام وسیم کے نام سے جماعت میں معروف تھیں کی وفات مورخہ ۵ اور ۶ دسمبر کی درمیانی شب بوقت ۶ بجے شام ہوئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار بوقت وفات قادیان میں تھا مجھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے بذریعہ فون اطلاع پہنچانے کی کوشش کی لیکن انہیں لائن کی خرابی کا بتلایا گیا دوسری طرف لاہور سے میرے خالو جان محترم شیخ بشیر احمد صاحب بھی فون کے ذریعہ مجھے اطلاع پہنچانے کی کوشش فرما رہے تھے۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا انتظام ہو گیا اور خاکسار نے قادیان پولیس چوکی میں جا کر رات سوا نو بجے پاکستانی وقت کے مطابق اس عظیم صدمہ پہنچانے والی خبر کو سنا۔ تھوڑی دیر بعد مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا فون بھی وہیں موصول ہو گیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ میرے پاس پاسپورٹ بھی موجود تھا اور ویزا بھی۔ چنانچہ خاکسار ۶ دسمبر بروز جمعہ صبح پانچ بجے قادیان سے روانہ ہو کر قریباً ساڑھے بارہ بجے جمعہ سے تھوڑی دیر قبل ربوہ پہنچ گیا اور مجھے اپنی والدہ مرحومہ کی آخری زیارت اور ان کے جنازہ اور تدفین میں شمولیت کی توفیق مل گئی۔ اور یہ سب عین میری والدہ مرحومہ کے بتلائے ہوئے کے مطابق ہوا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ خاکسار جب ۱۷ نومبر کو ان سے آخری بار (جو زندگی میں بھی آخری بار کی ملاقات تھی) مل کر قادیان واپس جانے لگا تو گلے لگا کر فرمانے لگیں کہ "بیٹا ایسا معلوم ہوتا ہے زندگی میں پھر تمہیں نہ دیکھ سکوں گی"۔

اسی طرح بعض ملنے والی مستورات سے بھی یہ فرمایا کہ "وسیم تو مجھے آکر دیکھ لے گا لیکن میں اسے نہ دیکھ سکوں گی"۔

خاکسار ۶/۱۲/۶۳ کو قادیان سے یہاں آیا تھا اور آج مورخہ ۱۱/۱۲/۶۳ کو واپس قادیان روانہ ہو رہا ہوں۔ جماعت کے مرکزی ادارہ جات، صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت ربوہ کے بھائیوں اور بہنوں نے ذاتی ملاقاتوں اور ریزولیشنوں کے ذریعہ اور باہر کی جماعتوں اور مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ و لجنات اور بیرونی احباب جماعت نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ اس صدمہ میں جن جذبات ہمدردی اور غمخواری کا اظہار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب افراد خصوصاً ہم دونوں بھائیوں سے فرمایا ہے میں اس پر تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں اور ادارہ جات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

میرے چھوٹے بھائی عزیز نعیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بڑے خوش نصیب ہیں۔ انہیں کئی سال سے والدہ مرحومہ کی شبانہ روز خدمت کی سعادت ملتی رہی۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسی خدمت اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہو گی۔ مجھے اُن کی اس خوش بختی پر رشک آتا ہے۔ ذالك فضل اللّٰه يوتيه من يشاء۔

والدہ کی وفات سے اب عزیز نعیم احمد جن کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی گھر میں اکیلے ہیں۔ میں احباب جماعت سے خاص طور پر ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

اس سانحہ کا ایک دردناک پہلو یہ بھی ہے کہ میری بیوی اور میری تینوں بچیاں بوجہ پاسپورٹ و ویزا کے ختم ہو جانے کے میرے ساتھ ربوہ نہ آسکیں۔ اس سے قبل ہمارے عمو صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات پر وہ ربوہ پہنچ گئی تھیں اور خاکسار اپنے بہت ہی پیارے عمو صاحب کی آخری زیارت سے محروم رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے جو بڑا قدردان ہے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمارے ان جذبات کی قربانی کو قبول فرما کر اپنی رحمت کا سایہ ہم پر ہمیشہ اپنے فضل و کرم سے رکھے گا۔

چونکہ جلسہ سالانہ قادیان قریب آگیا ہے اس لئے خاکسار کو جلد واپس جانا پڑ رہا ہے۔ میں احباب جماعت کا ایک بار پھر بذریعہ اخبار الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ بعد میں انفرادی طور پر بھی شکریہ کے خطوط تحریر کر سکوں گا۔

آخری گذارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جماعت کے کسی بھائی یا بہن کا ہماری والدہ مرحومہ کے ذمہ قرضہ واجب الادا ہو تو تحریری طور پر مع ثبوت میرے چھوٹے بھائی عزیز نعیم احمد کو اس سے مطلع فرمائیں۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد

۱۱/۱۲/۶۳ حال وارد ربوہ

شکریہ احباب و درخواست دعا

میں اپنے ان مہربان بزرگوں، عزیزوں اور دوستوں کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے اپریشن Prostate کی کامیابی کے لئے درد دل سے نیم شبی دعاؤں سے مجھے ممنون احسان فرمایا۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء۔

الحمد للّٰہ میں اب ہسپتال سے صحتیاب ہو کر واپس ربوہ آگیا ہوں۔

راقم خاکسار خادم

محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ دار الرحمت شرقی ربوہ

نوٹ:۔ آپ نے ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ (ایڈیٹر)

ایک ضروری گزارش

(از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے
چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ربوہ میں اگر کچھ عرصہ بارش نہ ہو تو گرد بہت زیادہ ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں احباب سے بعض ضروری گزارشات ہیں — کار چلانے والے احباب اور بزرگان میں سے اکثر تو ربوہ کی کچی سڑکوں پر کار چلاتے ہوئے اس امر کا لحاظ رکھتے ہیں کہ ان کے پیدل چلنے والے بھائیوں اور بہنوں کو تکلیف نہ ہو اور گرد زیادہ نہ اڑے لیکن بعض ایسے بھی احباب ہیں جو کار وغیرہ تیزی سے چلاتے ہیں جس سے سخت گرد اڑتی ہے اور دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور بیماری بھی پھیلتی ہے۔ لہذا ایسے حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنوں کا خیال کر کے کاریں وغیرہ ربوہ کی سڑکوں پر بہت ہی آہستہ چلائیں اور اس نیک عمل کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کے امید وار ہوں جلسہ سالانہ پر باہر سے آنے والے حضرات بھی اس کا خیال رکھیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو راستے سے مضر اشیاء کو دور کرنے کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے

لیکن رستوں پر حفظان صحت کے خلاف ماحول پیدا کر دینا تو کسی صورت میں مناسب نہیں ہے —

اسی طرح بعض بچے بھی سڑکوں پر کھیلتے ہیں اور گرد اڑاتے ہیں احباب کا فرض ہے کہ انہیں منع کریں گرد میں کھیلنا خود بچوں کے لئے بھی سخت مضر ہے ماں باپ کو بھی اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ ان کے بچے گرد کے ماحول میں نہ کھیلیں اسی طرح سب احباب کو اس سلسلے میں بچوں کی نگرانی کرنی چاہیئے کیونکہ ہر مفید اور اچھے کام کو جاری کرنا اور مضر باتوں سے روکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں شامل ہے اور ہمارا ذرہ نواز خدا مومنوں کو چھوٹے سے چھوٹے نیک کام کا اجر بھی ضرور دیتا ہے اور اس کے بدلے میں ان پر رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولتا ہے۔

اسی طرح ربوہ کی سڑکوں پر سائیکل چلانے والے سڑک کی بائیں جانب رہا کریں کیونکہ اس سلسلہ میں بھی بعض نوجوان بے احتیاطی کرتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ تمام احباب و بزرگان محض للہ اور خلق خدا کی ہمدردی کے جذبات کے ساتھ ان گزارشات پر عمل کریں گے اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔

تقریب شادی!

بشیر احمد صاحب خادم خاص حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح ان کے چچا حکیم فضل غفور صاحب سکنہ کالیہ آنبہ ضلع شیخوپورہ کی لڑکی نصرت بی بی کے ساتھ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ ہی کی منشاء کے ماتحت قرار پایا تھا۔

بشیر احمد صاحب کی برات مکرم خان عبد الرحمٰن خان صاحب نیازی کی زیر قیادت جو حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہیں بذریعہ بس مورخہ ۵/۱۲/۶۳ بروز جمعرات صبح کو ربوہ سے موضع کالیہ آنبہ کے لئے روانہ ہوئی برات میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محترم افراد محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب نواب زادہ میاں حامد احمد خاں صاحب بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب اور بیگم صاحبہ نواب محمد احمد خاں صاحب نے شمولیت فرما کر حضرت میاں صاحب کے اس مخلص خادم کی قدر افزائی کی

برات کے شیخوپورہ پہنچنے پر محترم چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر نے برات کے لئے پر تکلف ناشتہ کا انتظام فرمایا۔ ناشتہ سے فراغت پر برات اجتماعی دعا کے ساتھ منزل مقصود کے لئے روانہ ہوئی جہاں سے دلہن کے ساتھ ۲ بجے بعد دوپہر روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے شام ربوہ پہنچ گئی۔

مورخہ ۷/۱۲/۶۳ کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (مختار احمد ہاشمی نظارت خدمت درویشاں ربوہ)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بیٹا سید حمید احمد سلمہ ایم اے ایل ایل بی جو کینیڈا وظیفہ پر گیا ہوا تھا کامیابی سے تحریر دعا تیں پاکستان آ کر الفضل تعالیٰ مجسٹریٹ درجہ اول فائز ہو گیا ہے بزرگان دین احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیاں عطا فرمائے عمر و اقبال کے ساتھ تقویٰ طہارت میں بھی بڑھائے اور خادم دین بنائے آمین (بیگم شفیع مدیرہ اخبار دستکاری ۸ سیکلیگن روڈ لاہور)

نوٹ:- محترمہ بیگم شفیع صاحبہ نے اس خوشی میں کئی مستحق کے نام دس ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے دعینہ

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی وفات پر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی قرارداد تعزیت

مورخہ ۱۱ دسمبر کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی
لجنہ مرکزیہ کا یہ اجلاس حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ سیدہ مرحومہ ہر لحاظ سے ہمارے لئے بہت واجب الاحترام اور بزرگ خاتون تھیں۔ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی حیثیت سے آپ کو لمبا عرصہ حضور اقدس کی خدمت اور رفاقت کا موقع ملا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب آف جدہ کی صاحبزادی تھیں۔ ایک متمول خاندان میں سے ہونے کے باوجود آپ کی طبیعت میں نیکی۔ سادگی اور انکساری ہمدردی کا جوہر نمایاں تھا۔ آپ کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے جسے ہم سب محسوس کرتی ہیں آپ کو لجنہ اماء اللہ کی مرکزی عہدیدار کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقع ملا۔ مجلس عاملہ کی ممبر بھی تھیں۔

ہم اس سانحہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب اور سیدہ مرحومہ کی ہمشیرہ صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ دیگر تمام اعزا اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمادے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین
(جنرل سیکرٹری)

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کیلئے

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم شوریٰ انصار اللہ ۱۹۶۳ء کی منظور شدہ جملہ تجاویز اور -/۵۵۰۰۰ روپے بجٹ آمد و خرچ برائے ۶۴-۱۹۶۳ء (جس میں ۳۰۰۰ روپے کی رقم مشروط بآمد ہوگی) کی منظوری عطا فرمادی ہے

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے ؏

اعلان

امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ گاہ کے اندر ہی عورتوں اور بچوں کے لئے ہر قسم کا علاج بلا رعایت ہوگا۔ انشاء اللہ۔ بہنیں اس سے فائدہ اٹھائیں "اقبال زنانہ دواخانہ" بورڈ دیکھیں۔ اور جلسہ کے بعد بھی ہمیشہ دارالرحمت وسطی میں تشریف لائیں۔

رضیہ اقبال بیگم۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

حیات نور

سے متعلق محترم جناب چوہدری محمد اسد اللہ خاں امیر جماعت احمدیہ لاہور کی رائے

"آپ کی تالیف منیف "حیات نور" کا اب تک کا طبع شدہ حصہ جو ۶۱۲ صفحات پر مشتمل ہے مکاں کرنے پڑھا ہے آپ کے لئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کے لئے بے اختیار دل سے دعا نکلتی ہے۔ جو حالات حضرت ممدوح کی زندگی کے اس حصہ میں درج ہیں ان کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ سبحانہ کی ذات اور صفات پر ایمان کو ایک نئی جلا ملتی ہے اور آپ کے لئے بھی دل جذبات تشکر اور محبت سے معمور ہے کہ آپ نے مومنوں کے لئے تسکین روح کا ایک [illegible] الخ۔۔۔

[illegible]

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۶ دسمبر بعد از نماز جمعہ برادرم محمود احمد صاحب ولد محمد عبد الحق صاحب پروپرائٹر محمود میڈیکل سٹور پشاور کا نکاح ہمراہ ناصرہ نسیم صاحبہ بنت مرزا آفتاب احمد صاحب مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے اور جانبین کے لئے خوشی اور راحت کا موجب بنائے۔

(خاکسار ڈاکٹر محمد نور الحق مہر دو گنج پشاور صدر)

۲۔ بتاریخ ۱۲/۸/۶۳ بروز اتوار موضع کالرہ ضلع گجرات میں عزیزم مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب بی اے بی ایڈ پسر مکرم چوہدری رحمت خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول گجرات حال امام مسجد لنڈن کا نکاح عزیزہ مکرمہ کنیز آمنہ صاحبہ ہمشیرہ عزیزم مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے ساکن کالرہ کیا گیا۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ رشتگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے اللہ تعالیٰ دین و دنیا کے لحاظ سے ہر وجہ بابرکت بنا دے۔ (خاکسار فضل احمد نائب وزیر تعلیم [illegible])

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا منظوری کے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مع ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۱۷۵:۔ میں سردار بی بی بنت رلئے خان محمد قوم کٹھی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن کوٹ سلطان ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد صرف ۹ تولہ گلوبند طلائی ۶ تولے کنگن طلائی ۵ تولہ ہار طلائی کل ۲۰ تولے جس کی قیمت دو ہزار روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں کوئی رقم بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ سردار بی بی گواہ شد عزیز الرحمن منگلا مربی سلسلہ گواہ شد زینب خاتون صدر لجنہ اماء اللہ۔ گواہ شد خان محمد ولد رلئے ولایت خان والد موصیہ صدر جماعت احمدیہ کوٹ سلطان۔

مسل نمبر ۱۷۱۷۶:۔ میں عبد السبحان ولد عبد الستار صاحب قوم کشمیری چوغطہ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۰/- روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد اور پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد عبد السبحان کارکن فضل عمر ہسپتال گواہ شد محمد اسلم ریڈیو گرافر فضل عمر ہسپتال ربوہ گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی ربوہ گواہ شد شفیق احمد خالد اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۷۷:۔ میں حبیب اللہ ولد محمد رمضان صاحب قوم احمدی پیشہ کفش دوزی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ (ریاستہ بدملہی) ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد الگ اس وقت کوئی نہیں والدین زندہ ہیں میں کفش دوزی کرتا ہوں اس سے مجھے ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد حبیب اللہ۔ گواہ شد خورشید احمد منصوری ۱۰۶۹۵ سیکرٹری مال گھنوکے ججہ گواہ شد عنایت اللہ صاحب کارکن بیت المال ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۷۸:۔ میں ناصرہ رحمن بنت حافظ عبد الرحمن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت ماہوار آمد ۵۵/- روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میری مندرجہ ذیل جائداد ہے طلائی کانٹے ہار بالیاں انگوٹھیاں وغیرہ کل وزن ۸ تولہ مالیتی ۵۰۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ ناصرہ رحمن بنت لطف دار الرحمت [illegible]

گواہ شد قاری محمد امین محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد محمد شفیع صدر دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۷۹:۔ میں چوہدری منصور احمد مبشر ولد چوہدری مظفر الدین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی دار الصدر شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰/- روپے صرف ہے جو کہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے پارٹ ٹائم کلرک کی حیثیت سے کام کرنے پر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد چوہدری منصور احمد مبشر کوارٹر ۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نصیر الدین چوہدری دار الصدر چوہدری ربوہ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۷۱۸۰:۔ میں امتہ الحمید زوجہ چوہدری عبد الشکور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کھرڈہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر دو ہزار روپیہ طلائی چوڑیاں وزن ۳ ۱/۲ تولہ قیمتی ۴۳۷/۵۰ روپے طلائی کانٹے وزن ۱ ۱/۲ تولہ قیمتی ۱۸۷/۵۰ روپے ہار طلائی وزن ۱ ۳/۴ تولہ ۲۱۸/۷۵ روپے طلائی انگوٹھی وزن ۱ تولہ قیمتی ۱۲۵/- روپے بالیاں طلائی وزن ۱/۲ تولہ قیمتی ۶۲/۵۰ روپے میزان کل ۳۰۳۱/۲۵ روپے مذکورہ تفصیل کے مطابق میری کل جائداد ۳۰۳۱/۲۵ روپیہ بنتی ہے میں جائداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی آمد یا جائداد نہیں اگر کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد حصہ وصیت جمع کراؤں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میری وفات پر اگر میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ۔ امتہ الحمید دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد ضیاء الدین ارشد دار البرکات ربوہ گواہ شد عبد الشکور خاوند موصیہ۔ [illegible]

مسل نمبر ۱۷۱۸۱:۔ میں امتہ الحلیم بنت مرزا ناصر احمد صاحب قوم مغل پیشہ۔ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا اس وقت کوئی ... لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ کی صورت میں ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ۔ امتہ الحلیم۔ گواہ شد مرزا ناصر احمد گواہ شد مرزا عزیز احمد۔

مسل نمبر ۱۷۱۹۲:۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ مہر دین صاحب زیدی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۸ء دار الرحمت وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا گزارہ میرے خاوند کی آمد پر ہے میری موجودہ جائداد میرا مہر جو مبلغ ۱۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۴/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اور اپنے مہر کا ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں اور رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ نشان انگوٹھا موصیہ گواہ شد مہر دین خاوند موصیہ گواہ شد عبد الکریم سیکرٹری مال دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۹۳:۔ میں حبیب نصر اللہ خان ولد چوہدری عبد اللہ خان مرحوم قوم ساہی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۲ ای ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶۳-۹-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد زرعی اراضی واقع ڈسکہ ضلع سیالکوٹ تقریباً ۸ ایکڑ ہے جس کی اندازاً قیمت ستر ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ ربوہ میں دار الصدر غربی میں واقع ایک ٹکڑا زمین جس پر تین کمرے بنے ہوئے ہیں اس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے جو تقریباً ۵۰۰۰ کا ہے میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو ۱۰۰۰ روپے ماہوار ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت ہوگی نیز میری اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تاحیات بطور وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ العبد حبیب نصر اللہ خان

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر بروز جمعرات

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	
۹-۱۵ تا ۹-۲۵	تلاوت قرآن کریم	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
	نظم	
۹-۲۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۲۵	احمدیت کا پیدا کردہ عظیم الشان انقلاب	عزیزہ امۃ البشیر بی ایم اے سٹوڈنٹ
۱۰-۲۵ تا ۱۰-۴۵	شمائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	امۃ المالک صاحبہ راولپنڈی
	نظم	بشریٰ بشارت سیالکوٹ
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۰۰	حضرت مسیح موعودؑ کے نصائح	مولانا جلال الدین صاحب شمس

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	نفیسہ طالبہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	ختم نبوت کا صحیح تصور	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	وفات مسیح میں ہی حیات اسلام ہے	مولانا ابو العطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ
۳-۴۵ تا ۴-۰۰	نظم	
۴-۰۰ تا ۴-۳۰	سادگی	سعیدہ حبیب ایم اے

پروگرام شب ۲۶ دسمبر ۶۳ء

وقت	پروگرام	
۸-۰۰ بجے شام تا ۸-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۸-۱۵ تا ۸-۳۰	ہماری دینی و دنیوی ترقی کا راز اتباع رسولؐ ہے	بشریٰ صدیقہ بی اے II
۸-۳۰ تا ۸-۴۵	احمدیت کا شاندار مستقبل	رضیہ صاحبہ آف جہلم
	نظم	
۹-۰۰ تا ۹-۲۰	بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	امۃ القیوم صاحبہ آف جھنگ صدر

دوسرا دن ۲۷ دسمبر بروز جمعہ

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	نعیمہ دانور قریشی (راولپنڈی)
۹-۴۵ تا ۱۰-۳۰	سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم	شیخ عبد القادر صاحب مربی جماعت احمدیہ لاہور
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۵	پردہ	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۲۵	نظم	امۃ اللہ مغل لاہور
۱۱-۲۵ تا ۱۱-۴۵	اسلام میں عورت کا مقام	زہرہ بیگم حسین ایم اے
۱۱-۴۵ تا ۲-۰۰	وقفہ برائے نماز	

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	امۃ الوحید بسمی جہلم
۲-۱۵ تا ۲-۳۰	ذکر حبیب	جناب ڈپٹی محمد شریف صاحب
۲-۳۰ تا ۳-۱۵	سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
۳-۱۵ تا ۳-۳۰	وقفہ برائے اعلانات	
۳-۳۰ تا ۴-۱۵	کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۴-۱۵ تا ۴-۴۵	اسلامی معاشرہ	مولانا غلام باری صاحب سیف لیکچرار جامعہ احمدیہ

پروگرام شب ۲۷ دسمبر

وقت	پروگرام	
۸-۰۰ بجے شام تا ۸-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۸-۱۵ تا ۸-۳۰	ضرورت نبوت	صادقہ طاہرہ بنت ایم اے خورشید کراچی
۸-۳۰ تا ۹-۰۰	اسوۂ حسنہ	امۃ المجید ایم اے

جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے دردمندانہ اپیل

(بقیہ صفحہ اول)

میں یقین رکھتا ہوں کہ جو احباب اس جذبہ کے ساتھ جلسہ میں شرکت کے لئے آئیں گے کہ تا وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیں کہ وہ ہر حال میں اپنے مولا کی رضا پر راضی ہیں اور کوئی ابتلاء انکو خدا کی راہ سے پھیر نہیں سکتا اور کوئی طوفان ان کو جادۂ استقامت سے ہٹا نہیں سکتا۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے اس استقامت کا بدلہ پائیں گے اور وہ انعامات جو استقامت دکھانے والوں کے لئے مقدر ہیں ان کو ملیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر اور متولی ہوگا اور اپنے فرشتوں کو ان پر نازل فرمائے گا اور ان کے دین اور ان کی دنیا دونوں کی اصلاح کر دے گا

خدائی جماعتوں پر جب کبھی ابتلا آتے ہیں اور ایسے وجود ان میں سے اٹھ جاتے ہیں۔ جو دنیا داروں کی نظر میں جماعت کے قیام کا موجب اور اسکے اتحاد و اتفاق کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں تو الٰہی جماعتوں کے ظاہر اور پوشیدہ مخالف یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ بس اب یہ جماعت ختم ہوئی۔ ایسے وقت میں مومن کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے بڑھکر قربانی اور اخلاص کا ثبوت دے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی استقامت ظاہر کرے تا مخالف دیکھ لے کہ یہ جماعت خدا کی ہے اس کی ترقی اور اس کی بقا کسی فرد سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ آسمان پر ایک ذات ہے جو ازلی ابدی اور حی و قیوم ہے وہی اس جماعت کا پشتیبان وہی اس کا محافظ اور اس کا سہارا ہے

غرض کسی بھی نقطہ نظر سے دیکھا جائے جماعت کے مخلصین پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ان حالات میں جہاں تک ممکن ہے وہ اس جلسہ میں شرکت کی کوشش کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں اور خواہ ان کو تکلیف بھی اٹھانی پڑے اور دنیا کا حرج بھی ہو تب بھی اس جلسہ میں شرکت کریں۔ دنیا کا نفع نقصان کچھ حقیقت نہیں رکھتا جس نفع کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے اور جس نقصان سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہیئے وہ عقبیٰ کا نقصان ہے کوئی نہیں جانتا کہ اس کی زندگی کتنے دن ہے اور وہ دنیا جس کے فائدہ کی خاطر وہ دین اور ایمان کا نقصان کر رہا ہے اس کے اور کتنے دن وہ فائدہ اٹھا سکے گا اس لئے ایسے وقت کو ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے۔ جس سے ایمان کو تازگی اور نئی زندگی حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو وہ نور قلب عطا فرمائے۔ جس سے وہ جماعتی تقاضوں کو اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کی ضرورت کو سمجھنے لگ جائیں اور انہیں توفیق دے کہ وہ محض اس کی رضا کی خاطر جوق در جوق جلسہ میں شامل ہوں اور دلی خشیت کے ساتھ اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری میں اور اسلام کی سربلندی کے لئے دعاؤں میں لگ جائیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب صحابہ ایک دوسرے سے ملتے تو کہتے تھے۔ اجلس بنا نؤمن ساعۃ آؤ بھائی کچھ دیر مل کر بیٹھیں اور اپنے ایمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ذکر سے تازہ کریں ہمارے لئے بھی یہ موقع ہے کہ چند دن مل کر بیٹھیں اور خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کو بڑھانے اسلام کی ہمدردی کے جذبہ کو ترقی دینے اور باہم اخوت اور یگانگت کے رشتہ کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ واللہ الموفق

تیسرا دن ۲۸ دسمبر بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	احمدیت مشرقی بعید میں	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید
۹-۴۵ تا ۹-۵۵	وقفہ برائے اعلانات و نظم	
۹-۵۵ تا ۱۰-۴۰	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عظیم الشان کام	شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ
۱۰-۴۰ تا ۱۰-۵۰	نظم	
۱۰-۵۰ تا ۱۱-۳۵	تربیت اولاد	گیانی واحد حسین صاحب
۱۱-۳۵ تا ۱۲-۲۰	زندہ خدا پر ایمان رکھنے کے اثرات	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۱۵ تا ۳-۱۵	حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تقریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی جائے گی۔
۳-۱۵ تا ۴-۰۰	تقریر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و دعا۔ جنرل سیکرٹری

شیخ الازہر کی وفات (بقیہ صفحہ ۵) خریق اور بہت جذبہ سے فرمایا کہ احمدی ہمارے مسلمان بھائی ہیں وہ اسی کلمہ طیبہ پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہیں۔ جس پر ہمارا اعتقاد و ایمان ہے" (بحوالہ ایسٹ افریقن ٹائمز نیروبی۔ بابت یکم ستمبر ۱۹۶۳ء)